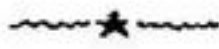


آپ سے کسی خیر خواہی کی توقع کا سوال خود بخود ختم ہو جاتا ہے۔ اگر آپ نے ان افواہی باتوں کی فوری تردید نہ کی تو یاد رکھیں کہ پاکستان کے غیر مسلمان آپ کو اپنے سمیوں پر مونگ دینے کا مزید موقع نہیں دیں گے۔



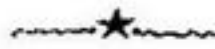
چین کو بالآخر فتح ہوئی اور امریکہ کو شکست ماننی پڑی۔ یہ ایشیائی اقوام کی جیت ہے۔ چین یہاں کے مظلوم اور ستم رسیدہ اقوام کا سہارا ہے۔ مگر ہمیں ڈر ہے کہ مغربی سامراج کا یہ حریف حلیف بن جانے کے بعد اپنے مثالی کردار کو چھوڑ نہ بیٹھے کہ انکس ملٹری واحدہ کی بنیاد پر رشتہ دوستی پہلے سے موجود ہے۔ لوگ امریکہ اور چین کے قرب و تعلق پر خوش ہو رہے ہیں، لیکن ہم چین کو نہایت مضبوط مگر مغربی سازشیوں سے بہت دور دیکھنا چاہتے ہیں کہ ان سے عداوت ہی میں چین کی بھلائی ہے۔ اور ایشیائی اقوام کی بھی ہماری دعا ہے کہ چین اس امریکی دام زربین کی فریب کاریوں میں نہ آئے جس سے سمندر کی ٹھیلیاں اور فضاؤں کے پرندے بھی الامان والحفیظ کہہ کر پناہ مانگتے ہیں۔



ایران نے دنیا کے پچاس ممالک سمیت ڈھائی ہزار سالہ شہنشاہیت کا جشن منایا اور بقول ایرانی وزیر دربار اسد اللہ عالم کے صرف ایران میں اس جشن پر ایک کروڑ ۶۷ لاکھ ڈالر خرچ ہوئے۔ تخت عرشید میں دو چار روز کی رہائش کے لئے سنہری خیموں کے گاؤں پر ۶۳ لاکھ ڈالر خرچ ہوئے۔ یہ کروڑا کروڑ کے مصارف اور یہ شہنشاہی طور طریقے اس مسلمان قوم کے ہیں جو ہزار ہا مسائل اور الجھنوں میں جکڑی ہوئی ہے۔ جس کا بیت المقدس یہود نے چھینا ہے۔ جس کی صحرائے سینا پر دشمن قابض ہے جس کے خون سے قبرص اور فلپائن میں ہولی کھلی جا رہی ہے جس کا کشمیر منہدوؤں نے غصب کیا ہے جس کی سرحد است پر غیر قومی مستعد اور چاکل و چوبند کھڑی ہیں۔ اور خرچ بھی ان عجمی شہنشاہوں کی یاد پر پنہوں نے اپنے دور میں اسلام اور داعی اسلام کے راہ میں روڑے اٹکانے کی ہر ممکن کوشش کی۔ اور پھر ستم بالائے ستم یہ کہ اس ملک میں منایا گیا جو شیعیان حسین کہلا کر حضرت حسینؑ کے نام پر اس لئے فدا ہوتا ہے کہ بزم علم ان کے انہوں نے ملکیت کے خلاف آواز اٹھائی اور جن کے ہاں حضرت معاویہؓ نعوذ باللہ اس لئے گردن زدنی ہیں کہ انہوں نے اپنے بیٹے کے حق میں بیعت لی۔ مگر جو شہنشاہت کا بانی کہلائے اس کی قبر کا طواف کرتا ہے۔ اور شہنشاہت کو ایسی بے مثال خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ اور ستم ظریفیاں دیکھتی ہوں تو اپنے ہاں کی جماعت اسلامی کو دیکھتے جو حضرت معاویہؓ کو اسی جرم میں ملکیت کا بانی اور قابل ملامت سمجھ کر خلافت و ملکیت

کا ہونا انتہائی ہے۔ مگر اس عظیم جشن پر ان کا پورا پرہیز خاموش ہے۔ مصر کے صدر ناصر کو ایک نعرہ فرعونیت کے اہرام پر جو تحقیق طلب تھا، اب تک معاف نہیں کر سکتی مگر دارا اور خسرو پرویز کے اس زیر و ست خراج تحسین میں اسے نہ صرف سانپ سونگھ گیا، بلکہ ڈاہور سے ان کے ایک نیم سرکاری ہفت روزہ نے ذوالقرنین کے پردے میں پردہ داری کی سعی بھی کی جو پچھلے ایک شمارہ میں جمہوریت کو اسلام پر واضح الفاظ میں برتری کا اعلان بھی کر چکا تھا۔ اور ذرا اپنے ان مساوات اور سوشلزم کے دعویداروں کے قول و عمل کا بھی موازنہ کیجئے۔ جن کا پورا پرہیز شہنشاہیت کی یاد منانے میں برابر کا شریک تھا اور جن کے مساوات، اراکیت، ۱۹۷۱ء میں ڈکٹیٹر شپ، شہنشاہیت کے ساتھ ملائیت کو عالم اسلام کے زوال کا سبب قرار دیا گیا تھا مگر اوپر کے سارے حاشیہ جشن کی رنگ رلیوں سے بھرپور تصاویر سے مزین تھے اور جن کے تائیدین نے جشن کی ہر شب کو شب قدر تہاں کر دل کے ارمان نکالے۔

تضاد قول و عمل کے کیسے کیسے بھیانک نمونے اس واقعہ میں موجود ہیں فاعتبروا یا اولی الابصار



مصر کے بعد یسایا کی آئین سازی کے بارے میں بھی خوش آئند خبر آئی۔ اعلیٰ انقلابی کونسل نے ملی قوانین کو اسلامی تعلیمات کے سانچے میں ڈھانسنے کے اہم اقدامات کئے ہیں۔ جس کے لئے وہ پورے عالم اسلام سے تحسین کی مستحق ہے۔ حق تعالیٰ حکومت یسایا کی صحیح رہنمائی فرماوے۔ پاکستان میں پھر آئین سازی کا مرحلہ درپیش ہے اور یہ واحد ملک ہے جو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے۔ اس لئے اسے پوری دنیا میں اسلامی تقریر کا گاہ اور عمل کی حیثیت سے اولین مقام حاصل تھا۔ مگر اب شاید اسے تیسرے درجہ میں بھی جگہ مل جائے تو رہے نصیب۔ کاش! ہمارے ابابہ مل و عقد ان اسلامی ممالک سے نصیحت لیں جو سوشلزم اور قومیت کی ہلاکت خیز رویوں سے گذر کر اسلام کے حاصل سلامت ہی میں نجات پا رہے ہیں۔



عسکریں بعد ارض اسپین کی ٹیم کی فتح پر اللہ اکبر کے نعروں سے گونج اٹھی۔ قابل فخر کھلاڑی سر بسجود ہوئے، بھارت کے بعد اسپین کی شکست، کاش! کفر کی دہری شکست کے لئے فال نیک بن سکے اور کبھی اندلس کی وادیاں فاتحین اسلام کے ان نعروں سے گونج اٹھیں جن کے لئے قرطبہ، غرناطہ اور اشبیلیہ کے کھنڈرات گوش برآواز ہیں۔



پچھلے ماہ سابق ریاست سوات کے بانی میاں گل عبدالودود مرحوم انتقال کر گئے۔ قیام مملکت و نظم و نسق میں کئی مراحل سے گذرے۔ تاریخ ساز شخصیت تھے ریاست کو بننے اور پھر بگڑتے دیکھا۔ علم دوست رہے۔ اور اواخر عمر میں تو علمی مذاکرات مطالعہ اور ذکر و فکر ہی سے سروکار رہا حق تعالیٰ ان حسنات کو کفارہ سیات بناوے ادارہ پوری ریاست اور خاندان سے اس غم میں شریک ہے۔ آمین۔

واللہ یقول الحق وهو یبدی السبیل۔